فہرست مخطوطات

کتب خانہ ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی

محمد طفیل

○ مخطوط نمبر ۴۰ داخلہ نمبر ۲۷۸۶

- نام۔ کتاب فی مرسوم خط المصحف۔
- مصنف۔ اسمٰعیل بن ظافر بن الطاہر العقیلی۔
- کاتب۔ خلیل بن ابراہیم۔
- حجم۔ ۲۹ ورق۔ تقطیع $\frac{9 \times 6}{6 \times 3}$ ۔ سطر فی صفحہ ۱۹۔
- کاغذ۔ دستی مصری۔ روشنائی صمغ دودی عنوان سرخ و سبز رنگین۔ خط نسخ۔ زبان عربی۔

آغاز

اوّل ما ابدأ بعد حمد اللہ تعالیٰ علی نعمہ التی لا تحصیٰ بعد ولا تقف عند حدّ والصلوٰۃ علی نبیہ المصطفیٰ المختار وآلہ السادۃ الاطہار وصحبہ الاکرمین وتابعیہم باحسان الی یوم الدین۔

اختتام

...... وبذلوا الجہد فی نفع المسلمین ولم یسع احد منہم بعد مخالفتہم ولم یحتمل فی ولایتہ وامرتہ صونہ وحراستہ رضوان اللہ علیہم اجمعین وسلام الی یوم الدین و الحمد للہ رب العلمین۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔ امین۔

اس کے بعد تیرہ اشعار کی ایک نظم ہے جس کے آخری دو شعر یہ ہیں:

وادع لناظر ابیات بہا سمحت قریحۃ العاجز العانی لمن سئلا

محمد بن غزال المرتجی کرماً عفوا من اللہ عمّا قال او فعلا

قرآن مجید کا رسم الخط توقیفی ہے۔ اور عربی رسم الخط کے قواعد کا لحاظ کئے بغیر مصحفِ عثمانؓ کے مطابق

لکھا جاتا ہے، چنانچہ قرآن مجید سے متعلقہ دیگر علوم کی طرح رسم الخط پر بھی علماء نے خاصی توجہ دی اور کتابیں لکھیں۔

چنانچہ زیرِ نظر کتاب میں بھی مصنف نے قرآن مجید کی ۱۱۴ سورہ میں رسم الخط کا جو خاص انداز اختیار کیا گیا ہے۔ اس کو حسبِ ترتیب مصحف مختصراً بیان کر دیا ہے۔ مثلاً سورہ آل عمران میں لفظ توراۃ کے بارے میں لکھا ہے کہ اسے یاء کے ساتھ "التوراية" لکھا جائے۔

مصنف کا تذکرہ بسیار تلاش کے باوجود کسی کتاب میں نہیں مل سکا اور نہ ہی کتاب میں کوئی ایسی داخلی شہادت ہے جس کی بنا پر ہم یقین سے یہ کہہ سکیں کہ مصنف کا زمانہ کون سا ہے۔ قیاس سے یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ کتاب کب تصنیف ہوئی۔ ممکن ہے کہ مصنف کا زمانہ گیارھویں یا بارھویں صدی ہجری رہا ہو۔

کتاب فنِ رسم مصاحف پر مختصر مگر مفید ہے اس کے طبع ہونے کی کوئی اطلاع نہیں اور گمان غالب یہی ہے کہ تا حال طبع نہیں ہوئی۔ زیرِ نظر نسخہ مکمل ہے اور اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔

---

٥ مخطوطہ نمبر $\frac{40}{4}$ داخلہ ۳۷۸۶

- نام کتاب شرح نونیة السخاوی فنِ تجوید
- تقطیع $\frac{9 \times 6}{6 \times 4}$ حجم ۲۹ صفحات سطر فی صفحہ ۲۷
- مصنف علم الدین السخاوی کاتب تحریر نہیں۔ سن کتابت ۱۲۱۴ھ
- کاغذ دستی مصری، روشنائی سیاہ صمغ دودی اصل متن رنگین سرخ، خط نسخ، زبان عربی۔

اس کتاب کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے:

بسم الله الرحمن الرحيم. الحمد لله ذى الكلام القديم. والقرآن العظيم الذى [illegible] الباطل من بين يديه، ولا من خلفه تنزيل من حكيم. حمى تمسك به نيال منازل الا[illegible] من ترتيله ليفوز [illegible] والصلوة والسلام على اتم الخلق باحسن افعال وادمع [illegible] بأبين مدا[illegible] محمد [illegible] من اوتى الحكمة وفصل الخطاب. واشرف من اوحى اليه الكتاب [illegible] المستطاب وعلى آله واصحابه الموصوفين بكثرة المحاسن وشرائف الانساب. المرسومين [illegible] المناقب والاحساب۔

کتاب کے آخری الفاظ یہ ہیں:

كان الفراغ من تسطيرها في يوم الاثنين المبارك الموافق اثني عشر يوما خلون من شهر شوال سنة ۱۳۱۴ھ الف وثلثمائة واربعة عشر هجرية على صاحبها افضل الصلوٰة وازكى التحية ودوام الحمد للرب الجليل حمدا امديلا بالتكريم والتبجيل۔

ساتویں صدی ہجری کے مشہور عالم مجود (قاری) علم الدین ابوالحسن علی بن محمد بن عبدالصمد الہمدانی المغربی السخاوی جو علم التجوید میں یہ درجہ رکھتے تھے کہ علم الہدیٰ کہلاتے تھے آپ ۵۵۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۶۴۳ھ میں وفات پائی۔ اور قاسیون میں دفن ہوئے۔ آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے شاطبیہ کی شرح لکھی اور اس کی وجہ سے شہرت پائی۔

خیرالدین زرکلی نے اعلام میں آپ کی جن دس کتب کا ذکر کیا ہے ان میں آپ کی اس نظم کا بھی ذکر ہے جو بعد میں نونیہ السخاوی کے نام سے مشہور ہوئی۔ یہ نظم علم القرأت اور قرآن مجید کی نحوی ترکیب پر ایک قصیدہ ہے۔ جس کا مصنف نے خود نام " عمدة المفيد وعدة المجيد في معرفة علم التجويد رکھا تھا۔ اس میں باختلاف نسخ ساٹھ یا چونسٹھ اشعار ہیں۔ اس کا پہلا شعر یہ ہے :

یا من یروم تلاوة القرآن ویرود شأو ائمة الاتقان
لا تحسب التجوید مدا مفرطا او مد مالا مد فیه لوان

اور آخری دو شعر یہ ہیں :

واعلم بانك حائز في نظمها ان قستها بالقصيدة الخاقاني
ستون بيتا عدها مع اربع نظم السخاوى العظيم الشان

ان آخری دو اشعار میں علم الہدیٰ سخاوی نے الشیخ المقری ابومزاحم موسیٰ بن عبداللہ کے قصیدہ نونیہ فی علم التجوید پر تعریض کی ہے۔ حالانکہ اپنا قصیدہ لکھتے ہوئے سخاوی نے خاقانی کے دونوں قصیدوں نونیہ اور رائیہ کو بطور نمونہ سامنے رکھا ہے۔ ــــــ سخاوی نے نونیہ کی بہت سے قراء نے شرحیں لکھی ہیں لیکن زیر نظر مخطوطہ کے مصنف کی داخلی یا خارجی شہادت سے نشاندھی نہیں ہوسکی، اندازہ ہے کہ یہ شرح اسماعیل بن محمد بن القفاطی کی ہے جن کا انتقال ۶۷۰ھ میں ہوا اور غالباً وہ اسی فن میں امام سخاوی کے شاگرد تھے ــــ زیر نظر نسخہ بہت اچھی حالت میں ہے۔ اچھی طرح پڑھا جاسکتا ہے۔ لیکن اس کے طبع ہونے کی تا حال کوئی اطلاع نہیں ہے۔